## سوال

(145) کسی عزیز کے فوت ہونے پر تین دن تک کھانا کھلانا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ کسی کے فوت ہوجانے پر تین دن تک تمام رشتہ داروں کو جو تعزیت کے لیے آئے ہوتے ہیں، کھانا دیتے ہیں، صرف اس لیے کہ یہ خاندان میں رسم ہے کہ جب کوئی فوت ہو جائے تو تین دن تک خاندان والے باری باری میت والے گھر کو اور تمام رشتہ داروں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ پھر اس میں یہ خیال بھی رکھا جاتا ہے کہ صرف مرغی ہی پکے۔ کھانے کے بعد چائے بھی ضروری قرار دی جاتی ہے۔ غرض یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ یہ میت والا گھر ہے۔ گھر کی عورت چولہے کے آگے کھڑی ہوتی ہے، کھانے اور چائے کے ساتھ ساتھ دنیا جہان کی باتیں زیر بحث ہوتی ہیں۔ کیا یہ بدعت میں نہیں آتا جب کہ ہمیں نبی ﷺ کے زمانے میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ ان تمام مسائل سے آگاہ کیا جائے۔ (طیبہ نسرین، اسلام آباد) (۲۵جون ۲۰۰۴ء)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صرف میت کے گھر والوں کو وقتی طور پر کھانا کھلانے کا جواز ہے۔ حدیث میں ہے جب حضرت جعفر کی شہادت کی خبر آئی تو نبی ﷺ نے فرمایا:

'اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرَ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاہُمْ مَا یُشْغِلُہُمْ۔' (سنن اَبِی داوٗد، بَابُ صَنْعَةِ الطَّعَامِ لِاَہْلِ الْمَیِّتِ، رقم:۳۱۳۲، امام ترمذی (۹۹۸) نے فرمایا حسن صحیحٌ۔ ابن ماجہ، رقم ۱۶۱۰)

''سبل السلام'' میں ہے:

'وَاَمَّا الْاِحْسَانُ اِلَیْہِمْ بِحَمْلِ الطَّعَامِ لَہُمْ فَلَا بَأْسَ بِہٖ وَہُوَالَّذِیْ اَفَادَہٗ حَدِیْثُ جَعْفَرٍ' (سبل السلام: ۳/ ۳۳۱)

''اہل میت کو بطورِ احسان کھانا پہنچانے میں کوئی حرج نہیں، حدیث جعفر سے یہی بات مستفاد ہے۔''

ہاں البتہ اہل میت کے ساتھ شرکائے تدفین کا کھانا تیار کرنا ناجائز ہے۔ حدیث جریر میں عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ میں ہے:

'کُنَّا نَعُدُّ الْاِجْتِمَاعَ اِلٰی اَہْلِ الْمَیِّتِ وَصُنْعَةَ الطَّعَامِ بَعْدَ دَفْنِہٖ مِنَ النِّیَاحَةِ' (مسند احمد (۲/۲۰۴) رقم: ۶۹۰۵)

اس کی سند صحیح ہے۔

''میت کی تدفین کے بعد اہل سنت کے ہاں جمع رہنا اور کھانا تیار کرنا بھی ہمارے (صحابہ کے) نزدیک نوحہ میں سے ہے (جس سے حدیث میں منع کیا گیا ہے۔)''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

**جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:179**

محدث فتویٰ